یورپ میں ایک خلا پیدا ہو چکا ہے اُسے پُر کرنا اور غلبہ اسلام کیلئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸؍ستمبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ یورپ میں نہایت اخلاص والی اور قربانیاں دینے والی جماعتیں پیدا ہو چکی ہیں۔

☆ جماعت احمدیہ کی ذمہ واری ہے کہ گمشدہ معرفت کو وہ پھر دنیا میں قائم کرے۔

☆ ہمارے لئے عظیم موقع اشاعت اسلام اور دین حق کے غلبہ کا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ پیدا کیا ہیں۔

☆ اشاعت اسلام اور توحید کے قیام کی خاطر بدعات کو چھوڑنا پڑے گا۔

☆ دعائیں کریں، دعائیں کریں، دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ظلمت اور نور کے درمیان فیصلہ ہماری زندگیوں میں کرے۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے دوستوں کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ کے مختلف ممالک میں نہایت ہی اخلاص رکھنے والی، خدا اور اس کے رسول سے محبت رکھنے والی دین اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے والی جماعتیں پیدا ہو چکی ہیں یورپ میں بسنے والے ان دوستوں سے ملاقات کے علاوہ باہر کے بعض ملکوں سے بھی احمدی وہاں آئے ہوئے تھے اور ان سے ملنے اور ان سے باتیں کرنے اور ان کو سمجھنے کا بھی موقعہ ملا۔ امریکہ سے قریباً نو احمدی مرد اور عورتیں کوپن ہیگن یا لنڈن آئے اسی طرح ماریشس سے بعض احمدی لنڈن پہنچے ہوئے تھے محض ملنے کی خاطر اور وہاں کی تقریبات میں شمولیت کے لئے اسی طرح نائیجیریا سے بھی مقامی دوست وہاں پہنچے ہوئے تھے اور بعض دوسرے ملکوں کے احمدی بھی وہاں آئے ہوئے تھے ان کو مل کے بھی طبیعت نے بڑی خوشی محسوس کی اور اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ادا کیا کہ ان ملکوں کے رہنے والوں کے دلوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے اور اپنے دین کے لئے اور اپنے رسول کے لئے بڑی ہی محبت پیدا کر دی ہے۔

امریکہ سے جو دوست کوپن ہیگن پہنچے تھے ان میں سے ایک کے تاثرات تو وہاں کے بلیٹن میں شائع ہو گئے ہیں اس نے بہت کچھ وہاں کے حالات سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔ تحریک جدید میں بھی وہ بلیٹن پہنچ گئی ہے ان کو چاہئے کہ وہ الفضل کے ذریعہ بھی اس قسم کے تاثرات کو جماعت کے دوستوں کے سامنے رکھیں وہاں کی لجنہ کی پریذیڈنٹ بھی آئی ہوئی تھیں وہ لنڈن پہنچی تھیں بعد میں کوپن ہیگن جا کر انہوں نے مسجد دیکھی مجھے ان کا خط ملا ہے کہ مسجد دیکھ کر مجھے بہت بڑی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نہایت ہی خوبصورت گھر اللہ تعالیٰ کا ڈنمارک میں بن گیا ہے۔ چونکہ لنڈن یا انگلستان کی جماعتیں زیادہ تر پاکستانیوں یا اُردو بولنے والوں پر مشتمل ہیں اس لئے میں ان سے زیادہ تر اُردو میں مخاطب ہوتا

رہا جو تقریرات کے کھانے کے موقعہ پر انگریزی میں میں نے کی اس میں صرف مرد شامل تھے مستورات مدعو نہ تھیں اس لئے صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ اس میں شامل نہ ہو سکتی تھیں۔ ایک دن جمعرات کو مجھے کہنے لگیں کہ کئی دن سے ہم آئے ہوئے ہیں تقاریر میں شامل ہوتے ہیں لیکن ہم نے انگریزی زبان میں کوئی چیز نہیں سنی کہ ہم کچھ تو اپنے ملک میں لے کر جائیں کل کے خطبہ میں آپ کچھ انگریزی میں بھی کہیں۔ چنانچہ ان کی اس خواہش اور ضرورت کو دیکھتے ہوئے اور یہ سوچ کر کہ بہت سے اور دوست بھی ہوں گے یہاں جو باہر سے آئے ہیں اور بڑی محبت اور پیار سے آئے ہیں۔ ایسی زبان میں بھی بات کرنی چاہیئے کہ وہ سمجھ سکیں اور ان کے دلوں کو تسلی ہو سکے۔ میں نے وہ خطبہ سارا انگریزی میں دیا تھا اور بتانے والوں نے مجھے بتایا کہ سارے خطبہ کے دوران اس بہن کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے اس کے بعد وہ مجھے ملیں گھنٹہ سوا گھنٹہ میں نے ان دو بہنوں کو وقت دیا جو امریکہ سے آئی ہوئی تھیں مختلف مسائل ان کو سمجھائے بعض انتظامی معاملات کے متعلق انہوں نے بعض باتیں مجھے بتائیں اور ان کا حل میں نے انہیں بتایا اس وقت بھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کے جسم کا ذرہ ذرہ اپنے اللہ پر فدا ہونے کے لئے تیار ہے اس قسم کا اخلاص ان لوگوں میں پیدا ہو چکا ہے اسی طرح جو ماریشس سے آئے ہوئے تھے ان کی بھی یہی حالت تھی نائیجیریا کے مقامی دوست جو وہاں پہنچے تھے ان میں سے ایک وہ ہیں جو طلباء کی فیڈریشن کے وائس پریذیڈنٹ یعنی نائب صدر ہیں ان کے صدر بھی احمدی ہیں لیکن ایک چھوٹا سا حصہ کسی وقت آج سے کافی عرصہ پہلے (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کی بات ہے) علیحدہ ہو گیا تھا لیکن علیحدہ ہونے کے باوجود اپنے عقائد میں وہ پختہ ہیں انتظام میں وہ علیحدہ ہو گیا ان کے ساتھ یہ نوجوان جا شامل ہوا میں نے اس کو کہا (نائب صدر کو) کہ تم اپنے صدر کو اپنی طرف کھینچو اس کو مسائل سمجھاؤ۔ کہنے لگا میں نے ان سے بہت باتیں کی ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ بس مجھے پتہ نہیں کیا ہوا، عدم علم کی بناء پر میں ان کے ساتھ شامل ہو گیا ہوں اب حقیقت مجھ پر ظاہر ہو گئی ہے اب آہستہ آہستہ انہیں چھوڑ کے جو چیز حقیقی احمدیت اور اسلام ہے اس کی طرف واپس لوٹ آؤں گا۔

تو ان نوجوانوں کے دل میں بھی محبت ہے اسلام اور احمدیت کی اور ان کے ذہنوں میں نور ہے اسلام کے دلائل اور براہین عقل میں جو نور پیدا کرتے ہیں وہ نور ان کی عقلوں میں ہے اور خدا اور رسول کے لئے محبت کے جو جذبات ایک مسلمان کے دل میں پیدا ہو سکتے ہیں وہ جذبات ان لوگوں کے دلوں

میں ہیں۔

بڑی ہی مخلص جماعتیں وہاں پیدا ہو چکی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس وقت آسمان سے کچھ ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ جن ملکوں کو میں نے دیکھا ہے اور امریکہ وغیرہ جن کے متعلق میں نے باتیں سنیں اس سے میں اس یقین پر قائم ہو گیا ہوں کہ ان ملکوں میں عیسائیت ختم ہو چکی ہے۔ وہ چیزیں جو میں نے دیکھیں یا وہ باتیں جو آج خود پادری کہتے ہیں اور اخباروں میں شائع کرتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائیت یقینی طور پر مٹ چکی ہے ان کا ذکر تفصیل کے ساتھ تو انشاء اللہ کسی اور موقع پر بیان کروں گا یا رسالے یا دو ورقوں کی شکل میں احمدیوں کے سامنے بھی اور دیگر مسلمان بھائیوں کے سامنے بھی آ جائیں گی اور عیسائیوں کے سامنے بھی آ جائیں گی ان کے اپنے مونہوں سے نکلی ہوئی باتیں جو ثابت کرتی ہیں کہ عیسائیت ختم ہو چکی ہے اس دنیا کے سامنے تو آ چکی ہیں اور اس دنیا کے سامنے یعنی ہمارے ملکوں میں اپنے وقت پر پیش کر دی جائیں گی۔ اس وقت میں یہ حقیقت بیان کرنا چاہتا ہوں کہ عیسائیت ان ملکوں میں مر چکی ہے اور ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے اس خلا کو پُر کرنا، اسلام کے غلبہ کے لئے وہاں کوشش کرنا یہ ہمارا کام ہے کیونکہ اس خلاء کو سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب پُر نہیں کر سکتا اور اگر ایک ظلمت دور ہو اور اس کی جگہ ایک دوسری ظلمت لے لے تو اس سے انسانیت کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ اگر انسان نے ابدی صداقتوں سے استفادہ کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ جھوٹ کی جگہ سچ لے۔ یہ ضروری ہے کہ اندھیرے کی جگہ روشنی لے، یہ ضروری ہے کہ ظلمت کی جگہ نور لے، یہ ضروری ہے کہ بتوں کی محبت کی جگہ خدا تعالیٰ کی محبت قائم ہو اور یہ سوائے اسلام کے نہیں ہو سکتا اور یہ جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جماعت کے قیام کی غرض ہی یہ ہے کہ گمشدہ معرفت کو دنیا میں پھر سے قائم کیا جائے۔ تو ہم پر بڑی اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان ممالک میں جو خلا پیدا ہو رہا ہے اس خلا کو اسلام کے نور سے، اس خلا کو قرآن کریم کے دلائل و براہین سے، اس خلا کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے پُر کر دیں تا کہ شیطان پھر کبھی ان فضاؤں میں داخل ہونے کی جرأت نہ کر سکے۔

اس ذمہ داری کو نباہنے کے لئے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم خود توحید کے ایک اعلیٰ اور ارفع مقام پر قائم ہوں ضروری ہے کہ ہم خود معرفت اور عرفان کے یقینی مقام پر قائم ہوں یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے نفسوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرنے والے ہوں یہ ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کے علوم سے

اچھی طرح واقف ہوں کہ اس کے بغیر ہم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر نباہ نہیں سکتے۔

ان ذمہ داریوں کو نباہنے کے قابل بننا ہمارے لئے ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ محض زبان کے دعووں کو پسند نہیں کرتا۔ قرآن کریم نے منافقوں کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو صرف زبان سے دعویٰ کرتے ہیں اور اس دعویٰ کے بعد جو ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً۔ (سورۃ توبہ:۴۶) یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی مخلص مومنوں کے ساتھ جہاد پر جانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہوتے تو ایک اخلاص رکھنے والے ایک ایثار رکھنے والے مسلمان نے جو جہاد کے لئے تیاری کی تھی یہ لوگ بھی اسی طرح اس کے لئے تیاری کرتے مگر یہاں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ دعویٰ تو ہے لیکن اس کے لئے تیاری نہیں۔

جب تلوار سے دشمن اسلام، اسلام پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مومن سے کہا کہ جتنی طاقت تمہیں ہے جتنے مادی سامان تم اکٹھے کر سکتے ہو کرو اور میرے اس دشمن کا مقابلہ کرو میں تمہیں کامیابی عطا کروں گا اور خدا نے جو کہا وہ پورا کیا۔ آج اسلام کے مقابلہ میں جھوٹے دلائل، غلط باتیں، ہر قسم کا افتراء، بودے اعتراضات نفرت کے جذبات کو اُبھارنا، دجل کے تمام طریقوں کو استعمال کرنا، یہ وہ ہتھیار ہیں جو اسلام کے خلاف استعمال کئے جا رہے ہیں۔ ان کا آج ہم نے مقابلہ کرنا ہے ان کا مقابلہ تلوار سے یا مادی سامانوں سے نہیں ہوسکتا غلط دلائل کا مقابلہ سچے دلائل سے کیا جا سکتا ہے دجل کے اندھیروں کا مقابلہ اللہ کی رضا کے نتیجہ میں جو نور حاصل ہوتا ہے اس نور سے کیا جا سکتا ہے تو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے ایثار اور فدائیت کا دعویٰ کرنا یا عزم کا اظہار زبان سے کرنا یہ کافی نہیں ہے اس کے ساتھ ہی (باستثناء منافقین کہ جن کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے کہ دعویٰ ہے مگر تیاری نہیں ہے۔ ان منافقین کے گروہ کے علاوہ)

ساری جماعت کو تیار ہونا پڑے گا ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے اور ہم جو ذمہ دار ہیں ہم پر یہ فرض ہے کہ ہم جماعت کو تیار کریں۔ یہ ایک عظیم موقع اشاعت اسلام اور دین حق کے غلبہ کا اللہ تعالیٰ نے آسمانی فیصلوں کے ذریعہ اور فرشتوں کے نزول کے ساتھ پیدا کر دیا ہے۔ ہمارے سامنے میدان خالی پڑا ہے ہم نے آگے بڑھنا ہے دلائل کے ہتھیار لے کر۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے نور کی شمعیں ہاتھ میں لئے

ہوئے۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے توحیدِ خالص کی جو کرنیں جسموں سے پھوٹتی ہیں جب توحید خالص ایک دل میں قائم ہو جاتی ہے ان کرنوں کے سہارے اور اس کے لئے ہمیں خود کو اور جماعت کو تیار کرنا ہے۔

اس کی تیاری کے لئے تفصیلی منصوبہ تو انشاء اللہ تعالیٰ اور اس کی توفیق سے میں اپنے وقت پر بیان کروں گا (ممکن ہے کئی خطبات دینے پڑیں) لیکن اصولاً میں اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو اپنی عادتیں بدلنی پڑیں گی آپ کو بہت سی بدعات جو آہستہ آہستہ ہم میں نفوذ کر گئی ہیں ان کو چھوڑنا پڑے گا آپ کو ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار ہونا پڑے گا کہ اگر اسلام کی ضرورت ہمیں پکارے کہ اپنا سب کچھ چھوڑ دو ادھر آؤ اور اس ضرورت کو پورا کرو تو جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسلام کی آواز سُن کر سب کچھ چھوڑ کر میدان جہاد کی راہ لی تھی اسی طرح ہم بھی اس آواز پر اپنا سب کچھ چھوڑ کر اسلام کی خاطر اور اسلام کی اشاعت کے لئے اور توحید کے قیام کے لئے وہاں پہنچ جائیں جہاں ہماری ضرورت محسوس کی جائے۔

یہ ذہنیت ہمیں پیدا کرنی پڑے گی اور ہمیں اس وقت بڑا چوکس بھی رہنا پڑے گا۔ کیونکہ جیسا کہ کہا گیا ہے ظلمت کے ساتھ نور کی یہ آخری جنگ ہے اور ظلمت خاموش نہیں رہے گی وہ ہم پر باہر سے بھی حملہ آور ہوگی اور اندر سے بھی ہم پر حملہ آور ہوگی وہ (منافقوں کے ذریعہ) جماعت کے اتحاد کو پاش پاش کرنے کی کوشش کرے گی۔

جو رپورٹیں میرے تک پہنچ رہی ہیں ان میں سے بعض اس طرف بھی اشارہ کر رہی ہیں کہ بعض لوگ یہ کہتے سنے گئے ہیں کہ اب تو کوئی چارہ نہیں رہا یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ان کا اتحاد قائم نہ رہے بلکہ جس طرح دوسرے لوگ منتشر ہیں اور پراگندہ ہیں اسی طرح یہ جماعت بھی منتشر اور پراگندہ ہو جائے۔ اسلام دوستی تو اس سے ظاہر ہوتی ہے ان کی۔ لیکن انہوں نے اپنی نہج پر سوچنا ہے اور ہم نے ان طریقوں پر کام کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ ہمیں بتائے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جماعت نے اتحاد کا اتنا حسین مظاہرہ کیا ہے کہ بہر حال مخالف اس کو پسند نہیں کرتا نہ کر سکتا ہے وہ رخنہ ڈالنے کی کوشش کرے گا اندرونی فتنوں کے ذریعہ سے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہے ظلمت جو ہے وہ بیرونی حملوں کو بھی تیز کرے گی لیکن آسمان سے فرشتوں کا نزول ہو چکا ہے اور عیسائیت دنیا سے ختم ہو چکی ہے عیسائیت اب اس بات کے ماننے پر مجبور ہوگئی ہے کہ اگر ایک شخص

کا عقیدہ یہ ہو کہ مسیح خدا نہیں تھا تب بھی وہ عیسائی ہی رہتا ہے۔ اگر اُس کا عقیدہ یہ ہے کہ بائبل الہامی کتاب نہیں تب بھی وہ عیسائی ہی رہتا ہے اگر اس کا عقیدہ یہ ہو کہ حضرت مریم کنواری نہیں تھیں اور مسیح بن باپ نہیں تھے تب بھی وہ عیسائی ہی رہتا ہے اگر جتنے عقائد ہیں عیسائیت کے کوئی شخص ایک ایک کر کے چھوڑتا چلا جائے تب بھی وہ عیسائی رہتا ہے اگر مسیح کو کوئی عیسائی (نعوذ باللہ) با اخلاق انسان نہ سمجھے تب بھی وہ عیسائی ہی رہتا ہے لیکن صرف یہ فقرہ ابھی منہ سے نہیں نکالتے کہ عیسائیت دنیا میں باقی نہیں رہی اس دنیا میں جس کا میں ذکر کر رہا ہوں یعنی یورپ اور امریکہ میں۔

پس آسمان سے فرشتے نازل ہو چکے اور انہوں نے عیسائیت کو ان ملکوں سے مٹا دیا اب ہمارا کام ہے کہ ہم اپنی انتہائی کوشش کر کے خدائے واحد کے جھنڈے ان ملکوں میں گاڑ دیں یہ ہے ہماری ذمہ داری!!! اور اس ذمہ داری کے نباہنے کے لئے جس حد تک ہمیں استطاعت ہو اس حد تک تیاری کرنا ہمارا فرض ہے اور ان فرائض کی طرف مختصراً میں اشارہ کرنا چاہتا ہوں اور خصوصاً دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کوئی طاقت اور کوئی استطاعت اور کوئی اثر ورسوخ نہیں رکھتے اور نہ ہمارے پاس وسائل ذرائع اور تدبیر کے مادی سامان اتنے ہیں جتنے وسائل کی آج ہمیں اپنی عقل کے مطابق ضرورت محسوس ہو رہی ہے لیکن ہمارا ربّ تمام طاقتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام علوم کے خزانے اس کے پاس ہیں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے کوئی طاقت اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی اگر ہم دعا کے ذریعہ اس کے فضل کو جذب کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو صرف اسی صورت میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ پس بہت دعائیں کرو، بہت دعائیں کریں، دعائیں کرتے ہوئے تھکیں نہ، ماندہ نہ ہوں کہ صرف دعا کے ذریعہ سے ہمیں وہ چیز مل سکتی ہے جو آج ہمیں اپنے فرائض پورا کرنے کی توفیق دے سکتی ہے اور اپنے مقصد کے حصول کی توفیق دے سکتی ہے اور ہمیں کامیاب کر سکتی ہے اور اس کے بغیر ہمارا کوئی چارہ ہی نہیں۔

پس دعائیں کریں۔ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ آخری فیصلہ جو مقدر ہو چکا ہے آسمانوں پر، ظلمت اور نور کے درمیان، وہ فیصلہ ہماری زندگیوں میں ہماری آنکھوں کے سامنے نافذ ہو جائے اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خدمت کی کچھ توفیق عطا کرے اور اپنی رضا کے عطر سے ہمارے اندر اس قدر خوشبو پیدا کر دے کہ یہ زمین اور وہ آسمان اس خوشبو سے بھر جائیں اور فرشتے ہم پر درود بھیجنے لگیں۔ وَبِاللّٰہِ التَّوفیقِ۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۲ تا ۴)